

بیس تراویح

پر

بیس احادیث

اور

منکرین پر بیس اعتراضات

از تبرکات
محمد تقی اعظم حضرت علامہ مولانا
ابوالفضل محمد دراز صاحب المدینہ

فقہ اعظم حضرت علامہ مولانا
ابوبکر محمد شریف صاحب المدینہ

مکتبہ رضاعی مصطفیٰ چوک دارالسلام کراچی

6-00 روپے

مکتبہ غوثیہ نزدیکی مسجد نارووال

فاس



سیدی یار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم



جماعت رضائے مصطفیٰ کانشیہ ائین

قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کی عطا کردہ حکمت و ہدایت کے فیضان سے

علمی دعوتی روحانی معاشرتی
فکری تبلیغی اخلاقی سماجی

محاذوں پر

جہد مسلسل جس کے ذریعے اسلام کے احیاء اور غلبہ کا راستہ ہموار کیا جاسکے

آپ بھی جماعت رضائے مصطفیٰ صلعم نارووال
کی رکنیت اختیار کر کے
اس عظیم و بڑی جہد و جدوجہد میں شریک ہو جائیں

آجی! (ہمیں!)

بیس تراویح

۲۳۶

پیر

بیس احادیث

اول

منکرین پر بیس اعتراضات

از تہذبات

فقیر اعظم حضرت علامہ مولانا
ابوبکر محمد شرفیاء صاحب الشریعہ
والفضل محمد شراف احمد مدظلہ العالی

ناشر: جماعت رضائے مصطفیٰ صلعم نارووال
ہدیہ ۲۵ روپے

تَحْمَلُهُ وَتَضَعُهُ عَلَى رُؤُوسِهِ النَّبِيُّ
بِحَسْبِ اللَّهِ السَّوْحَنُ السَّوْحَنُ

بین تراویح پر بیس احادیث

ازتبرکات

فقیر اعظم حضرت علامہ مولانا ابوالوفاء محمد شریف صاحب دکنی مدرسہ

تراویح کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَ اِحْسَانًا اَبَا غُفْرٍ لَّهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ مُتَّقٍ عَلَيْهِ

مترجم: ایمان اور طلب ثواب کے ساتھ رمضان کا قیام کرے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں بحوالہ نسائی و احمد وغیرہ اس حدیث میں مَا تَقَدَّمَ مَعْنٰی تَقَدَّمَ نقل کیا ہے یعنی تراویح پڑھنے سے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

عبدا الرحمن بن حوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف کا ذکر کیا اور دوسرے مہینوں پر اے فضیلت دی اور فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں کا قیام کرے ایمان اور طلب ثواب

اپنے گناہوں سے اگلے نیکل جاتا ہے یعنی پاک ہو جاتا ہے جیسے ان کو ان کی والدہ نے اس کو جنا۔ یعنی جس طرح اپنی ولادت کے دن پاک ہو جاتا ہے اسی طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ نماز عشا کے بعد سونے سے پہلے رمضان شریف میں جو نماز پڑھی جائے اسے تراویح کہتے ہیں۔ اور جو سونے کے بعد نفل پڑھے جائے اسے تہجد کہتے ہیں۔ رمضان جو یہ نہ ہو۔

پہلی حدیث

وہ ہے جس کو ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں روایت کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھا کرتے تھے۔ اس حدیث کو عبد بن حمید نے اپنے مسند میں اور طبرانی نے معجم میں اور بیہقی نے سنن میں روایت کیا ہے۔ یہ حدیث بیس رکعت تراویح کے مسنون ہونے پر ظاہر ہے۔

دوسری حدیث

بیہقی نے معجم السنن میں روایت کیا کہ ثواب بن یزید صلیابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے اس حدیث میں حضرت سائب بن یزید اپنا عمل بیس رکعت بیان

فرماتے ہیں۔ اس کی سند کو علامہ سبکی نے شرح منہاج میں اور علی قاری نے شرح مؤطا میں صحیح فرمایا ہے۔ (آثار سن ۵۵۵)
اس حدیث کو مالک نے بھی یزید ابن خصیفہ کی طریق سے روایت کیا ہے۔ دیکھو فتح الباری جلد ۳۱۶ اور فتح الباری کی حدیث صحیح یا حسن ہوتی ہے۔ کما صرح فی مقدمہ۔

تیسری حدیث

یزید ابن رومان فرماتے ہیں کہ لوگ (صحابہ تابعین) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رمضان شریف میں ۲۳ رکعت تراویح مع وتر پڑھتے تھے۔ اس کو امام مالک نے مؤطا اور بیہقی نے سنن کبریٰ میں روایت کیا ہے۔

چوتھی حدیث

یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے مصنف میں روایت کیا اس حدیث کے سب راوی ثقہ ہیں اور بیس رکعت تراویح پڑھنے کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا امر بھی موجود ہے۔

پانچویں حدیث

قیام اللیل مروزی ص ۱۶ میں محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ "لوگ (صحابہ و تابعین) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے اس میں قرأت لمبی کرتے تھے اور تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔" یہ

لہذا یہ کہ منقطع ہے۔ لیکن منقطع اکثر علماء کے نزدیک محبت ہے۔ اسباب دوسری حدیثوں سے موندیکہ ہو۔

چھٹی حدیث

حافظ ابن حجر نے تلمیض میں روایت ابن ابی شیبہ یہی نقل کیا ہے اور سیوطی نے بھی مصابیح میں نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھنے پر جمع کیا تو وہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح رمضان شریف میں پڑھاتے تھے۔ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ ابی ابن کعب سے بیس رکعت ہی صحیح ہیں (عیلیٰ ص ۳۵۴)

ابن تیمیہ نے بھی حضرت ابی ابن کعب کا بیس رکعت پڑھنا کھانا ہے۔ (دیکھو مرقاۃ)

ساتویں حدیث

ابن ابی شیبہ مصنف میں ابی عبد اللہ بن ربیع سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ رمضان شریف میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح مدینہ شریف میں پڑھاتے تھے اور تین رکعت وتر۔ (آثار سنن ۵۵۵)

آٹھویں حدیث

شیخ الاسلام عینی شرح صحیح بخاری ص ۲۵۴ جلد ۵ میں ابن عبد البر نے نقل کرتے ہیں کہ سائب ابن یزید صابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

نماز میں قیام (نزل و سجود) بیٹھ کر رکعت تھا۔

ناوہی حدیث

شیخ الاسلام یعنی شرح معجم بخاری ج ۲۵۴

جلد ۵ میں فرماتے ہیں کہ عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں روایت کیا۔ سائب ابن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو رمضان شریف میں ابی ابن کعب و تیسیم داری پر اکیس رکعت تراویح پر جمع کیا۔

ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ ایک رکعت وتر پر معمول ہے (تعمیل کیلئے ہمارا رسالہ کتاب الوتر دیکھو) اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس رکعت پر لوگوں کو جمع فرمایا۔ ابن عبدالبر نے اس روایت کو صحیح اور اسکے خلاف گیارہ والی کو اہم مالک کا وہم قرار دیا۔

آئنا السنن ج ۵ جلد ۱ میں کنز العمال کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

دسویں حدیث

نے ابی ابن کعب کو حکم دیا کہ رمضان شریف میں لوگوں کو رات کی نماز پڑھانے کو لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور قرأت نہیں جانتے اگر تو ان پر رات کو پڑھے، تو اچھا ہے، ابی ابن کعب نے عرض کی اے امیر المؤمنین یہ شے پہلے نہ تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں یہ صحیح ہے، لیکن یہ کام اچھا ہے تو ابی ابن کعب نے ان کو بیس رکعت پڑھائیں۔ صاحب کنز العمال نے اس حدیث پر سکوت کیا ہے۔

ان دس حدیثوں سے ثابت ہوا کہ صحابہ تابعین حضرت عمر کے اذ میں بیس رکعت پڑھتے تھے بلکہ چوتھی حدیث میں تو صریح ہے کہ حضرت عمر نے بیس رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔ حقل سلیم بھی اس بات کو طے کر لے تیار نہیں کہ حضرت عمر کے زمانہ میں جو صحابی تابعی تھے وہ حضرت عمر کے حکم کے بغیر ہی بیس رکعت پڑھتے ہوں اور حضرت عمر کو اس کا علم نہ ہو کہتے ہیں کہ بیشک علم تھا مگر چونکہ بطور نقل بیس رکعت پڑھتے تھے۔ اس لیے آپ نے منع نہ فرمایا۔ میں کہتا ہوں اگر میں رکعت بطور نقل پڑھتے تو کبھی کم بھی پڑھتے۔ بیس رکعت معین کیوں کرتے۔ میں رکعت کا معین کو تا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ ان کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیس رکعت کا ثبوت حاصل تھا۔

گیارہویں حدیث

ابن تیمیہ مہناج السنہ جلد ۱ ص ۱۲۲ میں لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان شریف میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے اور خود حضرت علی ان کو وتر پڑھاتے تھے۔ اس کو یہ بھی نے روایت کیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی حضرت علی کے حکم سے بیس رکعت پڑھتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں عمار بن سعید بھی ہے جو ضعیف ہے۔ میں کہتا ہوں اس حدیث

کی دوسری سند بھی ہے۔ وہ یہ ہے۔

بارھویں حدیث ابی الحسنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو پانچ تربیعے بیٹل رکعت پڑھائے۔ دہشتہ ام اس حدیث کی ایک اور سند بھی ہے جو یہ ہے۔

تیرھویں حدیث حضرت علی نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ رمضان شریف میں لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے (جوامہ النقی، یہ تینوں روایتیں ایک دوسری کو قوت دیتی ہیں علامہ حنی نے بھی شرح صحیح بخاری جلد ۱ کے صفحہ ۵۹۸ میں بحوالہ مغنی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ کبیری صفحہ ۳۸۸ شرح منیہ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

چودھویں حدیث علامہ حنی شرح صحیح بخاری میں قیام اللیل موزی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ زید بن وہب کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود ماہ رمضان میں ہمیں نماز پڑھا کر نکلتے تو ابھی راست باقی ہوتی۔ اعش کہتے ہیں کہ وہ بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ اس حدیث سے عبد اللہ بن مسعود کا بیس رکعت تراویح پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔

پندرھویں حدیث عطار تالمی لکھتے ہیں کہ میں نے صحابہ کو تیس رکعت تراویح سے وتر پڑھتے پایا

نہ وہ ابن ابی شیبہ نے روایت کیا۔ علامہ نووی نے انس کی سند کو فرمایا احمد شافعی بن حنبل عن عبد المالك عن عطاء بن ابي رباح عن عبد اللہ بن مسعود کہ تراویح میں بیس رکعت پڑھتے تھے۔ اس حدیث کو نووی نے بھی قیام اللیل صلا میں ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کو حکم کا بیس رکعت پڑھنا تھا۔

سولھویں حدیث بیہقی اپنے سنن میں روایت کرتے ہیں کہ ابو الغیب کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ تالمی رمضان شریف میں ہماری امامت کو اتے تھے۔ بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔ سوید بن غفلہ جلیل القدر تالمی ہیں۔ بکہ ابن قانع نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ تمہذیب، مدینہ شریف میں اس روز آئے جس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا تھا۔ تقریباً سترہ میں آپ فوت ہوئے ایک سو تیس سال کی عمر لائی۔ متعلقہ اربعہ کا زمانہ پایا اور ان سے روایت کی۔ تمہذیب لیے جلیل القدر تالمی بیس رکعت پڑھاتے تھے کہ عقیل سلیم باور کر سکتے ہیں کہ ان کے پاس بیس رکعت کا کوئی شدت نہ تھا مگر تیس ہیں۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔ آثار السنن تمہذیب، مدینہ شریف جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۸ اور تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص ۱۸ میں سوید کو ابی ابن کعب کے شاگردوں سے لکھا ہے جس سے معلوم ہوا کہ ان کا بیس رکعت پڑھنا ابی بن کعب سے ماخوذ ہے۔

سترھویں حدیث

ابن ابی شیبہ مصنف فرماتے ہیں۔

ابن عمر کہتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ تابعی ہیں
رمضان شریف میں بیسٹل رکعت پڑھتے تھے۔ اس کی سند صحیح ہے۔ یہ
ابن ابی لیلیٰ کہ وہ حلیل القدر تابعی ہیں جنہوں نے تیس صحابہ کو بلکہ تہذیب میں
۸۰ صحابہ کا دیکھا لکھا ہے۔ اگر صحابہ میں بیسٹل رکعت کا عام رواج نہ ہوتا تو
یہ تابعی بیسٹل رکعت کیوں پڑھتے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کے زمانہ میں عموماً
بیسٹل رکعت پڑھی جاتی تھیں۔ اسی طرح تابعیوں کے زمانہ میں بھی بیسٹل رکعت
پڑھی گئی اور یہ بات مسلم ہے کہ یہ لوگ ہم سے زیادہ متبع سنت تھے۔ اگر
سنت سے بیسٹل رکعت کا شروت نہ ہوتا تو یہ لوگ ہرگز بیسٹل نہ پڑھتے۔

اٹھارھویں حدیث

سعید بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ علی بن ربیعہ تابعی

رمضان شریف میں ہمیں پانچ ترویجے
دیس رکعت اور وتر پڑھتے تھے، اس کو ابن ابی شیبہ نے فعل بن وکیع
سے اس نے سعید بن جبیر سے روایت کیا اس کی سند صحیح ہے۔

انیسویں حدیث

عبد اللہ بن قیس کہتے ہیں کہ شریح بن شکل تابعی

رمضان شریف میں بیس رکعت تراویح اور
وتر پڑھتے تھے۔ اس کو ابوبکر بن شیبہ نے روایت کیا۔

بیسویں حدیث

ابی البختری تابعی رمضان شریف میں پانچ ترویجے

دیس رکعت، پڑھتے تھے اور تین رکعت وتر

اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اس کی سند میں کوئی تردید نہیں علامہ حلی
کو ایک راوی خلف میں تردید ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ خلف بن حوشب کوئی
ہیں جو ثقہ ہیں۔ خلاصہ میں شعبہ ان کا شاگرد لکھا ہے۔ علامہ عینی شرح صحیح بخاری
جلد ۵ ص ۵۳۰ میں فرماتے ہیں کہ تابعیوں میں سے شریح بن شکل راہن ابی
لیلیٰ و حارث ہمدانی و عطاء بن ابی رباح و ابوالخضر و سعید بن ابی انس بلخی و
عبد الرحمن بن ابی بکر و عمران عنیدی بیسٹل رکعت تراویح کے قائل تھے۔

مذکورہ بالا دلائل اور سلف صالحین کے معاملات سے صاف ظاہر ہے
کہ صحابہ کرام و تابعین عظام میں بیس رکعت تراویح کا عرف و قائل ہے عام
طور پر سب لوگ بیسٹل رکعت پڑھتے تھے۔ اٹھ رکعت کا کوئی قائل نہ تھا
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بیان مذاہب میں دیدہ واری رکھتے ہیں۔ انہوں نے
بھی اٹھ تراویح کبھی کا مذہب نقل نہیں کیا۔
معلوم ہوا کہ صحابہ میں سے بھی اٹھ رکعت تراویح کبھی کا مذہب
نہ تھا۔ ورنہ امام ترمذی نے ضرور نقل فرماتے۔

نوٹ: مزید دلائل اور اعتراضات سے جوابات کیلئے

”کتاب التراویح“ کا مطالعہ فرمائیں۔

میں شہر کو ہے۔ لہذا اگر تراویح اور تہجد ایک نماز ہے تو مولیٰ نذیر حسین دہلوی دونوں کو الگ الگ پڑھ کر نیت فی الدین کے مستحب سمجھتے یا نہیں اور رمضان میں تہجد جماعت کے ساتھ پڑھنا اور اس میں ختم قرآن مجید سننا ائمہ حدیث کے نزدیک بدعت ہے یا سنت ہے اگر سنت ہے تو اس کا کیا ثبوت ہے۔

۱۰۔ صحاح ستہ یا دیگر کتب حدیث میں کیا کوئی حدیث صحیح الاسناد بالاتفاق صریح الدلائل مرفوعہ متصل ہے جس کا یہ ضمون ہو کہ حضور نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رمضان میں آٹھ رکعت "تراویح" پڑھی ہیں۔
۱۱۔ حضور نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ماہ رمضان مبارک میں کتنی شب "تراویح" پڑھی ہیں جس حدیث میں اس کا ذکر ہے اس میں تعداد رکعت بیان کی ہے یا نہیں۔

۱۲۔ پورے رمضان میں تراویح پڑھنا یہ کس کی سنت فعلی ہے۔ صحابہ کی سنت پر عمل کرنا سنت ہے یا نہیں۔

۱۳۔ بخاری و مسلم کیو صحاح ستہ میں تہجد کی نماز کی کتنی رکعت مذکور ہیں۔ حدیث آٹھ رکعت یا کم یا زیادہ ائمہ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایات میں کتنی رکعت کا بیان ہے۔

۱۴۔ صحاح ستہ میں کسی کتاب میں اکثر اہل علم جہرہ صحابہ تابعین کا تراویح کے متعلق کیا عمل بتایا ہے۔ بیس رکعت یا کم یا زیادہ حضرت شیخ الحدیث شیخ عبدالحق دیرشوہلوی قدس سرہ نے صحابہ کرام سے بیکر جمہور سنت کا

کا کیا عمل بتایا ہے۔

۱۵۔ کتب حدیث میں بیشک تراویح کے متعلق حدیثیں ہیں یا نہیں۔

۱۶۔ کسی حدیث کے اسناد میں اگر بعض منصف ہو تو جمہور رکعت کے تلقی بالقبول کرنے سے وہ حدیث حجت قابل عمل رہتی ہے یا نہیں۔

۱۷۔ صحابہ کرام کے جس قول و فعل میں اجتہاد کو دخل نہ ہو۔ وہ حکم میں حدیث مرفوعہ کے ہے یا نہیں؛ اصولی حدیث میں اس کے متعلق کیا فیصلہ فرمایا ہے۔

۱۸۔ اگر کسی حدیث کا ایسا اسناد ہو کہ ایک طبقہ کا ایک راوی ضعیف ہو تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اس طبقہ سے پہلے محدثین کے نزدیک بھی وہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۹۔ کیا کسی حدیث کے اسناد صحیح ہونے سے یہ ضروری ہے کہ اس کے متن حدیث پر عمل کیا جائے یا کسی حدیث کے معنی اسناد ضعیف ہونے سے یہ لازم آتا ہے کہ وہ متن حدیث قابل عمل نہ ہو۔

۲۰۔ شاہ طہ اللہ صاحب محدث دہلوی تراویح کی کتنی رکعت بتاتے ہیں۔ انکو تمیز دینے کے مدار رکعت کے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے۔ حضرت سیدنا قطب الاقطاب حضرت الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محدث فردوسی شاعر مسلم شریف کتنی تراویح کو سنون فرماتے ہیں۔

نوٹ :-

ان سوالات کے جوابات مندرجہ ذیل پتہ پر دیں اور یہ آپ کا اختیار ہے۔ خواہ آپ تنہا لکھیں یا دو سر غیر مقلد مولویوں کی مدد مانگ کر لکھیں۔ مگر جواب پتہ کے دستخط پر حاضر کرنا ہے اور باقی غیر مقلد مولویوں کے دستخط کو نہ کرنے کا اچھا اختیار ہے۔ اگر آپ نے ان سوالات کے جوابات انصاف سے دیئے تو عدد تراویح کے مسئلہ میں غیر مقلدوں پر بھی حق ظاہر ہو جائے گا اور غیر مقلدوں کی ساری شورشش کی قطعی کھل جائے گی۔

۴۸ سوال نمک اس پتہ پر جواب دیں۔
مسٹر احمد حقانی قادری چشتی قصبہ دیالپور ضلع دھارویال ضلع گجرات سپور،
در اس مدت کے بعد اس پتہ پر جواب روانہ کریں۔ بریلی شریف محلہ
بہار سپور مسجد بی بی جی صاحبہ مرحومہ مدرسہ رضویہ اہل سنت و جماعت۔

اعلانے :

جو غیر مقلد صاحب ان سوالات کو دیکھیں وہ اپنے دفتر و
مولویوں سے جوابات لکھ کر آپ اس پتہ پر روانہ کریں۔
مکتبہ رضائے مصطفیٰ چکن دارالسلام گو جسکراوالہ
جن حنفیوں کو غیر مقلد بیسٹ تراویح کے مسئلہ میں تنگ سمجھتے
ہیں وہ ان غیر مقلدوں سے ان سوالات کے جوابات طلب کریں۔

وہ رشتہ کے نیزہ کی مار ہے کہ عدد کے سینہ میں غار ہے
کے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار، وار سے پار ہے

ہماری مطبوعات

| | | | |
|------|--|------|--|
| 8/= | پیارے نبی ﷺ کی پیاری دعائیں | 6/= | پیش رو پنج پیش احادیث اور مکتبہ |
| 6/= | عربی فتح اور شان محمدی | 6/= | پیش رو احادیث |
| 12/= | مقامی مودودی مقالہ | 6/= | پیش رو ایسا کیا کیوں؟ اور جلوس اہل سنت و |
| 8/= | غوث اعظم اور گیارہویں شریف | 15/= | پیش رو دیو بند کا جواز کیوں؟ |
| 6/= | تعلیمی جماعت کا پراسرار پروگرام | 6/= | واہن و نماز کے بعد دو دو ذکر اور |
| | حیات النبی شریعت مع تعارف کرا ایمان اور | 6/= | گنہگاروں کے مسئلہ |
| 10/= | تا چارہ سر ہند اور تا چارہ بریلی کا مسلک | 4/= | امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم |
| 6/= | علوم مصطفیٰ ﷺ | 4/= | مسلمانوں کی سائنسی ایجادات |
| | اعظم شریعت فاضل بریلی ایک | 4/= | اختیارات مصطفیٰ ﷺ |
| 6/= | اہم جہت شخصیت | 4/= | و عابد نماز جنازہ |
| 15/= | مختصر سلاور | 6/= | مسلک حاکم اعدا اللہ مہاجر کی |
| 6/= | عائزہ نماز جنازہ کی شرعی حیثیت | 6/= | حدیث نبوی میں نماز نفل |
| 6/= | دوسری کی شرعی حیثیت | 6/= | نماز میں رنچ پرین |
| 2/= | انفصالیات کرا تیس | 5/= | شبہارواچی اوقات نماز علاقہ نادوال |

مکتبہ غوثیہ — نزدیکی مسجد فتحہ بریلی — نارووال
امام احمد رضا خاں اردو

محمد صادق

| | | |
|-----------------------|-----------------|----------------------|
| شیان محمدی | مسئلہ فور | مشرق و مغرب کی تاریخ |
| کیا ربوبی شریف | برزخی زندگی | روحانی حقائق |
| مسکات شریف عبدالحق | مسکات صدیق اکبر | اسلامی مضامین |
| سوانح شریف الہی | مسکات شریف سوری | مسکات شریف الہی |
| عقائد اسلام اور یونین | پاس پان لکھنا | میراثہ اور جراثیم |
| سپاہی کی فلاح | نظم کا لکھنا | خطوط کی تعلیم |
| مرد و بی بی حقائق | دلیلی حقائق | الذبح و کفالت |
| ماتری حقائق | تجربہ الہی | قاریان کی جامعہ |

مکتبہ شامیہ مصطفیٰ پورہ دارالسلام کراچی